دائم رکھو سبیل شہیدونکے نام کی
جو پانی پیوے یاد کرے پیاس امام کی

سبیل نامہ

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

مطبع مصطفائی واقع کلکتہ نمبر ۱۱ مین چھپا

قیمت فی جلد ایک آنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہے یہ سبیل اُس شہ عالی مقام کی	امت پہ جس نے آتش دوزخ حرام کی
لذت ہے جسکے پانی مین کوثر کے جام کی	ہوگی نجات اُس سے ہر اک خاص و عام کی

پانی پیو تو یاد کرو پیاس امام کی
پیاسو یہ ہے سبیل شہیدونکے نام کی

اول تو وہ شہید ہے زہرا کا نور عین	شاہ شہید خستہ جگر تشنہ لب حسین
پیاسا ہوا ہے ساقی کوثر کا نور عین	اُس تشنہ لب کیواسطے سب رو دو بھر کے نین

پانی پیو تو یاد کرو پیاس امام کی
پیاسو یہ ہے سبیل شہیدونکے نام کی

پھر بعد اُن کے ہائے وہ عباس شہسوار	راہِ خدا مین کردیا جی جان کو نثار
دریا کنارے ٹکڑے ہوا پیاسا بیقرار	رو رو کے اسکا نام لو اور غم مین آہ مار

پانی پیو تو یاد کرو پیاس امام کی
پیاسو یہ ہے سبیل شہیدونکے نام کی

پھر اُنکے بعد ہائے وہ اکبر سا نوجوان
صورت میں جسکی شکل محمدؐ کی تھی عیان
مارا ستمگروں نے جو اس شیر کو وہان
پیاسا ہی مر گیا وہ جوان ہائے داستان

پانی پیو تو یاد کرو پیاس امام کی
پیاسو یہ ہے سبیل شہیدونکے نام کی

١٦٩٨٧

پھر وہ جوان جسکی لگی موت سے لگن
دولہا پیاسا مر گیا روتی رہی دولہن
جوڑا شہانہ اسکا ہوا بیاہ مین کفن
سہرے کے پرزے ہو گئے ٹکڑے ہوا بدن

پانی پیو تو یاد کرو پیاس امام کی
پیاسو یہ ہے سبیل شہیدون کے نام کی

پھر بعد اُن کے ہائے وہ شاہ کا صغیر
اس تشنہ لب کے حلق پر ظالم نے مارا تیر
اصغر علی وہ چاند سی تصویر بے نظیر
اسکو بھی تین دن نہین پانی ملا نہ شیر

پانی پیو تو یاد کرو پیاس امام کی
پیاسو یہ ہے سبیل شہیدونکے نام کی

جسوقت ہائے تیر لگا اُس صغیر کے
اور روح اسکی پیاسی گئی ساتھ تیر کے
اُسوقت نالہ بھر چکے لوہو سے شیر کے
آنسو ٹپکنے لگ گئے حضرت شبیر کے

پانی پیو تو یاد کرو پیاس امام کی
پیاسو یہ ہے سبیل شہیدونکے نام کی

آیا جو قتل گاہ مین وہ شاہ کربلا
اور ایک لاکھ فوج ستمگار سے لڑا

بھوکا پیاسا تین شب اور تین روز کا
لاچار ہو کے زخمی وہ گھوڑے سے تہ گرا

پانی پیو تو یاد کرو پیاس امام کی
پیاسو یہ ہی سبیل شہیدونکے نام کی

تب خنجر اسکے حلق پہ ہو نیلگاروان
پانی اگر ملے تو کردن پیاس کا بیان
کیا بیکسی مین اُسکے لکھون آہ داستان
بس ای محبو ہوتا ہی جاری یہ از زبان

پانی پیو تو یاد کرو پیاس امام کی
پیاسو یہ ہی سبیل شہیدونکے نام کی

پانی پیو تو سبط پیمبر کا نام لو
عباس علی اور اسکے برادر کا نام لو
قاسم بھتیجے اُسکے ولاور کا نام لو
پھر بعد اُنکے اکبر و اصغر کا نام لو

پانی پیو تو یاد کرو پیاس امام کی
پیاسو یہ ہی سبیل شہیدونکے نام کی

پس اُنکے نام کا کوئی پانی پلائیگا
یا اُن کی نذر کا کوئی شربت بنائیگا
محبوب اُنکا ہوگا وہ جنت مین جائیگا
بدلہ یہ اسکا روز قیامت پائے گا

پانی پیو تو یاد کرو پیاس امام کی
پیاسو یہ ہی سبیل شہیدونکے نام کی

اس [illegible] کا پینا گلاب ہی
پینے کا اسمین کچھ نہ حساب و کتاب ہی
پانی نہین ہی خلد برین کا یہ آب ہی
قسمت مین جسکی ہووے پیے یہ وہ آب ہی

پانی پیو تو یاد کرو پیاس امام کی
پیاسو یہ ہی سبیل شہیدونکے نام کی

گرچاہتا وہ زور امامت سے گر امام
پانی زمین سے پھٹ کے نکل آتا وان تمام
اور آسمانسے ابر برستا بہ اژدہام
لیکن تھا اسکو راہ رضا پر ہی اپنا کام

پانی پیو تو یاد کرو پیاس امام کی
پیاسو یہ ہی سبیل شہیدونکے نام کی

جاری ہوا اس سبیل پیاس شاہ دین کا نام
جسکا نظیر ادنی ہی اک کمترین غلام
کہتا ہو اس کو کوثر کا پیکے جام
صلوات بر محمد و بر آل او مدام

پانی پیو تو یاد کرو پیاس امام کی
پیاسو یہ ہی سبیل شہیدونکے نام کی

تمام

نوحہ بانو

کہا بانو نے سرور کا جنازہ لیچلو یہاں سے
سواس آل پیمبر کا جنازہ لیچلو یہانسے
اگر ہوتے نبی نانا تو دست اپنے کو لیجاتے
نہلاتے اپنی آنکھوں سے کمل کا کفن پہناتے
جنھوں نکا چاہ سے جھولا جھلاتے جبرئیل آکر
ستمگر لیچلے سر کو چڑھا کر آنکے نیزے پر

صبح ساقی کوثر کا جنازہ لیچلو یہانسے
شفیع روز محشر کا جنازہ لیچلو یہانسے
بنا کر قبر ہاتھوں سے نواسے اپنے دفناتے
نماز پڑھنے کو دلبر کا جنازہ لیچلو یہانسے
نبی کرپیار جسکے تھے بٹھاتے اپنے کاندھے پر
نبی کے ناز پرور کا جنازہ لیچلو یہانسے

شـ

رسول اللہ سے کہو جا کر اٹھا دین گے میت کو — زمین پر چھوڑ گئے ہو کیون تمہین مہر نبوت کو
پڑی ہین خاک و خون مین بہی ماہ نبوت کو — ستم اس مظلوم مادر کا جنازہ لیچلو یہان سے
گلے لگ لگ کے نوشہ سے کہو رو رو کے ای بہائی — ترے بدلے ہمارے تین بھی ہمکو موت نہین آئی
مجھے کوئی آج لو مادر مین ہون بہائی کو ہمراہی — مرے بیکس برادر کا جنازہ لیچلو یہان سے
گلے مین باندھکر کفنی مدینہ ہم سو جاوینگے — قبر پر جا پیمبر کے سو دکھ اپنا سنا دینگے
چھدا سو حلق اصغر کا لہو مین تر دکھا دینگے — شہید معصوم اصغر کا جنازہ لیچلو یہانسے
کہین گے یا رسول اللہ یہ دیکھو ظلم امت کا — ظلم کر ہای مارا ہی جگر خاور جنت کا
لہو کے قعر دریا مین چھپا موتی ولایت کا — ولایت کے جو گوہر کا جنازہ لیچلو یہانسے
قبر پر فاطمہ کے سر پچھاڑ اپنا کہے رو رو — اٹھو دیکھو ستیو نکو قبر اندر رہے کیون سو
گیا بیٹا تمہارا ہو آئی ہی بیوہ ہو — بنا اس نوشۂ سر کا جنازہ لیچلو یہانسے
پڑھو کلمہ شہادت کا اٹھاؤ اب جنازیکو — مدینہ مین لیجا کھنا کرون فریاد نانا سون
ظلم ہے یا رسول اللہ کسے مین داد اب پاؤن — سواس نوجوان اکبر کا جنازہ لیچلو یہانسے
نبی کو فاطمہ دادی ابھی جلوہ دلا دینگے — جنازیکے تخت اوپر دلہن دولہا بٹھا دینگے
دلہن کو آخری دیدار دولہا کا دکھا دینگے — دلہن کے آج شوہر کا جنازہ لیچلو یہانسے
ہٹھا دو اب جنازیکو پڑھو کلمہ شہادت کا — ہکاری بھیکو جنازہ یہ ہے حشر قیامت کا

اٹھاؤ سر پہ آنکھو نپر یہ درجہ ہے شفاعت کا
دفن کرو ابن حیدر کا جنازہ لیچلو یہانسے

نوحہ مجروح

روکے روکے کہتی تھی بالی سکینہ
ظالمو میرے گوہر نہ چھینو

ہوں میں بنت امام مدینہ
ظالمو میرے گوہر نہ چھینو

میں تو لخت دل مصطفےٰ ہوں
میں جگر گوشۂ مرتضیٰ ہوں

گوہر گوش خیر النسا ہوں
ظالمو میرے گوہر نہ چھینو

بے پدر کو نہ اتنا ستاؤ
خون نہ کانوں سے میرے بہاؤ

دکھ زدیکے نہ دل کو دکھاؤ
ظالمو میرے گوہر نہ چھینو

یہ اذیت نہ بہر خدا دو
بے تامل ٹھکانے لگا دو

تیغ میرے گلے پر پھرا دو
ظالمو میرے گوہر نہ چھینو

غم سے بابا کے مجھ میں نہیں حال
مار ڈالو ابھی مجھکو فی الحال

کردو لاشہ بھی گھوڑوں سے پامال
ظالمو میرے گوہر نہ چھینو

باز اب آؤ جور و جفا سے
حشر میں کہکے میں مصطفےٰ سے

بخشواؤں گی تمکو خدا سے
ظالمو میرے گوہر نہ چھینو

سینۂ شاہ پر میں پلی ہوں
شہر بانو کی میں لاڈلی ہوں

دل جلی دل جلی دل جلی ہوں
ظالمو میرے گوہر نہ چھینو

ہائے کیا وقت مجھ پر پڑا ہے
کوئی سر پر نہ چھوٹا بڑا ہے

طوق پہنے برادر کھڑا ہے
ظالمو میرے گوہر نہ چھینو

مین یتیم شہ کربلا ہون
اور معصوم ہون بے خطا ہون
سیدہ سیدہ ہون
ظالمو میرے گوہر نہ چھینو
گر کرو نگی خدا سے مین فریاد
دم مین ہو جاؤ گے دیکھو برباد
اتنی مجھپر کرو تم نہ بیداد
ظالمو میرے گوہر نہ چھینو
دی صدا لاشہ شہ نے ناگاہ
میری محنت نہ برباد کر آہ
صابرہ ہو کہو یہ نہ للہ
ظالمو میرے گوہر نہ چھینو
شکر حق کرکے خاموش رہنا
ضبط دل کرکے خاموش رہنا
ہمکو تڑپاتا ہے ترا کہنا
ظالمو میرے گوہر نہ چھینو
ظلم گریہ کرین تم دعا دو
نار دوزخ سے امت بچاؤ
یہ نہ ہر بار بیٹی صدا دو
ظالمو میرے گوہر نہ چھینو
ختم مجروح کر غم کی تقریر
اب نہین دل کو یارا الٰہی
پھر نہ منھ سے کہے بنت شبیر
ظالمو میرے گوہر نہ چھینو

۱۶۹۸۷

تمت

جب تیر کھا کے اصغر بے شیر مر گیا — بند — گودی کو خالی دیکھ کے بانو نے یہ کہا
یا شاہ دین بتاؤ مرا لال کیا ہوا — اصغر کو لاؤ خالق اکبر کے واسطے
زینب پکاری قتل کیا سب کو ظالمو — بند — اتنا تو رحم حال پہ بیرنگے تم کرو
سر پر ہمارے ایک تو سرور کو رہنے دو — دیتی ہون تمکو روح پیمبر کے واسطے

تمام شد